95353 ـ آلہ سے چیك كرنے میں ظاہر ہونے والے عیوب مٹانا تا كہ گاہك نہ دیكھ سكے

سوال

كئی برس كی تلاش كے بعد مجھے ایك كمپنی میں ملازمت ملی ہے، لیكن مجھے ایك یہ مشكل درپیش ہے كہ میرے ذمہ جو كام لگایا گیا ہے اس میں یہ بھی شامل ہے كہ میں رپورٹ تیار كر كے فائنل ٹیكنكل فائل كے ساتھ لگاؤں، آپ كے علم كے لیے یہ بتانا چاہوں گا كہ وركشاپ میں ہونے والے كام سے ملانے سے یہ معلومات چیك اپ كرنے والے آلہ سے آٹومیٹك حاصل ہوتی ہیں، مجھے جو چیز پریشان كرتی ہے وہ یہ كہ مجھ سے كہا گیا ہے كہ اس رپورٹ كو كپیوٹر پر لكھوں اور چیك اپ كرنے والے آلہ نے ٹیكنكل رپورٹ میں جو عیب بھی ظاہر كیا ہے اسے مٹا دیا جائے، حالانكہ ہونا یہ تھا كہ عیب موجود ہونے كی صورت میں ملازمین گاہك كے پاس جائینگے اور اس عیب كی مرمت كی جائیگی، لیكن جب گاہك چیك اپ آلہ سے جاری ہونے والی رپورٹ میں كوئی عیب نہیں پائیگا تو وہ بل ادا كر دیگا، كیونكہ یہ رپورٹ بہت ہی مصدقہ ہوتی ہے اور اس میں جعل سازی كرنا بہت مشكل ہے، صرف كپیوٹر كے جدید پروگرام كے ذریعہ ہی ایسا كیا جا سكتا ہے, برائے مہربانی آپ اس كا كوئی حل بتائیں اور مجھے اپنے ضمیر كی ملامت سے نكالیں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جس طرح آپ نے بیان كیا ہے رپورٹ میں اس طرح كا تصرف كرنا دھوكہ و فراڈ ہے جو كہ جائز نہیں، جس كے نتیجہ میں لوگوں كا ناحق مال كھایا جاتا ہے، اور جو كوئی بھی اس دھوكہ اور فراڈ میں شریك ہو گا وہ گنہگار ہے.

واجب تو یہ ہے كہ جو كام كیا جا رہا ہے اس كے عیوب كا خریدار كو بتایا جائے، اور اگر وہ اس پر راضی ہوتا ہے تو ٹھیك، وگرنہ كاریگر اسے ٹھیك كریں اور اس كی مرمت كر كے دیں جیسا كہ آپ نے بیان كیا ہے.

امام مسلم رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان كیا ہے كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے بھی دھوكہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (101).

اور امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے حكیم بن حزام رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان كیا ہے كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تك خریدار اور فروخت كرنے والا ایك دوسرے سے جدا نہیں ہوتے انہیں اختیار حاصل ہے، اور اگر وہ سچائی اختیار كرینگے اور وضاحت كر دینگے تو ان دونوں كی بیع میں بركت كر دی جائےگی، اور اگر وہ چھپائیں گے، اور جھوٹ بولیں گے تو ان كی بیع كی بركت مٹا دی جائیگی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2079) صحیح مسلم حدیث نمبر (1532).

یہ بات آپ كے علم میں ہونی چاہیے كہ روزی ایك ایسا معاملہ ہے جو اللہ تعالی نے آسمان و زمین پیدا كرنے سے قبل ہی لكھ دیا تھا اور اس كا اندازہ مقرر كر دیا تھا، اس لیے روزی كا كم ہونا اور دیر سے آنا آپ كو اس پر نہ ابھارے كہ آپ اللہ كی معصیت و نافرمانی كے ذریعہ روزی حاصل كرنے لگیں.

رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" یقینا روح القدس نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے كہ كوئی بھی جان اس وقت تك فوت نہیں ہوگا جب تك كہ وہ اپنی روزی پوری نہ كر لے، اور سارا رزق كھا نہ لے، تو تم اللہ تعالی كا تقوی اختیار كرتے ہوئے روزی كا حصول اچھی طرح كرو، اور تم میں سے كسی كو بھی روزی كا لیٹ اور كم ہو جانا اس پر مت ابھارے كہ تم اللہ كی نافرمان و معصیت كر كے روزی حاصل كرنے لگو، كیونكہ جو كچھ اللہ تعالی كے پاس ہے وہ اللہ كی اطاعت و فرمانبردای كے ذریعہ ہی حاصل ہو سكتا "

اسے ابو نعیم نے " الحلیۃ " میں روایت كیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2085) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اس لیے آپ كو چاہیے كہ آپ كمپنی كے ذمہ داران كو نصیحت كریں اور ان كے سامنے اس بات كی وضاحت كریں كہ دھوكہ دینا حرام ہے، اور دنیا میں اس كی سزا بركت ختم ہونا، اور آخرت میں عذاب ظلم اور لوگوں كا ناحق مال كھانے كی سزا ہے، اگر تو كمپنی كے ذمہ داران آپ كی بات تسلیم كر لیں تو ، اور اگر وہ قبول نہیں كرتے تو اس كام كو ترك كر كے كوئی اور كام تلاش كر لیں.

فرمان باری تعالی ہے:

اور جو كوئی بھی اللہ تعالی كا تقوی اختیار كرتا ہے، اللہ تعالی اس كے لیے نكلنے كی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے روزی بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اس كو وہم وگمان بھی نہیں ہوتا، اور جو كوئی اللہ تعالی پر توكل كرتا ہے اللہ تعالی اس كو كافی ہو جاتا ہے، یقینا اللہ تعالی اپنے كام كو پورا كرنے والا ہے، اور اللہ تعالی نے ہر چیز كا اندازہ مقرر كر ركھا ہے الطلاق (2 - 3).

ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کی روزی میں وسعت کرے، اور آپ کے مال و دولت میں برکت فرمائے، اور آپ کو حرام کے بدلے حلال دے کر حرام سے غنی اور بے پرواہ کر دے.

واللہ اعلم .